10 محرم کی برکات

5 محرم الحرام 1447 کا بیان

(For Islamic Brothers)



5 محرم الحرام 1447 کا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

مَامِنْ عَبْدَیْنِ مُتَحَابَّیْنِ فِی اللّٰهِ یَسْتَقْبِلُ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَیُصَافِحُه وَیُصَلِّیَانِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِلَّا لَمْ یَفْتَرِقَا حَتّٰی تُغْفَرَ ذُنُوْبُهُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْهُمَا وَمَا تَاَخَّرَ

یعنی اللہ کریم کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مصافحہ کریں اور نبی پاک

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ پر دُرودِ پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (مسند ابی یعلی،مسند انس بن مالک، ۳/۹۵ حدیث: ۲۹۵۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بَیان سُننے کی نیّتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم: **اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّيَّةُ الصَّادِقَةُ** سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کرنے کی عادت بنایئے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیّتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اسلامی سال کا آغاز مُحَرَّمُ الْحَرَام کے بابرکت مہینے سے ہوتا ہے، ربِّ کریم نے ہمیں اسلامی سال کے اس پہلے مہینے میں ہی خوب نیکیاں کرنے اور اجر و ثواب حاصل کرنے کے کثیر مواقع عطا فرمائے ہیں، اسی مناسبت سے آج کے بیان میں ہم مُحَرَّمُ الْحَرَام کے فضائل ،اس میں عبادت کرنے کی برکتیں، روزے رکھنے، مسلمانوں سے خیر خواہی کرنے اور راہِ خُدا میں خرچ کرنے کے فضائل کے ساتھ ساتھ اس ماہِ مقدّس میں بزرگوں کی عبادات کرنے کے واقعات بھی سُنیں گے، اللہ کرے کہ ہم سارا بیان دِلجمعی اور اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سننے کی سعادت حاصل کر لیں۔

آیئے! سب سے پہلے مُحَرَّمُ الْحَرَام کی **شان و عظمت** اور اس کی **فضیلت** کے بارے میں ایک

[1]...جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

خیراتِ عاشوراء کی برکات

یومِ عاشوراء (10 مُحَرَّمُ الْحَرَام) کو "رَے" نامی علاقے میں کسی قاضی کے پاس ایک سائل یعنی مانگنے والا آکر عرض گزار ہوا کہ میں ایک غریب وعِیال دار آدمی ہوں، آپ کو یومِ عاشوراء کا واسطہ! میرے لئے 10 کلو روٹیاں، 5 کلو گوشت اور 2 درہم (چاندی کی اشرفیوں) کا انتظام فرما دیجئے۔ قاضی نے ظہر کے بعد آنے کا کہا۔ جب فقیر وقتِ مقرر پر آیا تو عصر میں بُلایا۔ وہ عصر کے بعد پہنچا پھر بھی کچھ نہ دیا، خالی ہاتھ ہی ٹَرخا دیا۔ فقیر کا دل ٹوٹ گیا۔ وہ رنجیدہ رنجیدہ ایک غیر مسلم کے پاس پہنچا اور اس سے کہا: آج کے مقدس دن کے صدقے مجھے کچھ دے دو۔ اس نے پوچھا: آج کون سا دن ہے؟ تو فقیر نے عاشوراء کے کچھ فضائل بیان کیے۔ جسے سُن کر اُس غیر مسلم نے کہا: آپ نے بہت ہی عظمت والے دن کا واسطہ دیا ہے، اپنی ضَرورت بیان کیجئے۔ سائل نے اس سے بھی وُہی ضَرورت بیان کر دی۔ اُس آدمی نے گندم کی 10 بوریاں، 100 کلو گوشت اور 20 دِرہم (چاندی کی اشرفیاں) پیش کرتے ہوئے کہا: یہ آپ کے اَہل و اولاد کے لیے زندگی بھر ہر ماہ اس دن کی فضیلت کے صدقے مقرر ہے۔ رات کو قاضی صاحب نے خواب دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے: نظر اُٹھا کر دیکھ! جب نظر اُٹھائی تو 2 عالیشان محل نظر آئے، ایک چاندی اور سونے کی اینٹوں کا اور دوسرا سُرخ یاقوت کا تھا۔ قاضی نے پوچھا: یہ دونوں محل کس کے ہیں؟ جواب ملا، اگر تم سائل کی ضَرورت پوری کر دیتے تو یہ تمہیں ملتے، مگر چونکہ تم نے اُسے (خالی ہاتھ) لوٹا دیا تھا اس لئے اب یہ دونوں محل فُلاں غیر مُسلم کے ہیں۔ قاضی صاحب بیدار ہوئے تو بہت پریشان تھے۔ صبح ہوئی تو غیر مسلم کے پاس گئے اور اس سے دریافت کیا کہ کل تم نے کون سی "نیکی" کی ہے؟ اس نے پوچھا، آپ کو کیسے علم ہوا؟ قاضی صاحب نے اپنا خواب سنایا اور پیشکش

کی کہ مجھ سے ایک لاکھ درہم لے لو اور کل کی "نیکی" مجھے بیچ دو۔ تو اس غیر مسلم نے کہا: میں رُوئے زمین کی ساری دولت لے کر بھی اسے فروخت نہیں کروں گا، اللہ پاک کی رحمت و عنایت بہت خوب ہے۔ یہ کہنے کے بعد وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ (روض الریاحین، الحکایۃ السابعۃ والعشرون۔۔۔الخ، ص ۲۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعہ سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ عاشوراء کے دن کے بڑے فضائل ہیں، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی مسلمان کی دِل جُوئی کرنا، مشکل وقت میں اس کے کام آنا بہت عمدہ اور ربِّ کریم کا پسندیدہ عمل ہے، کسی مُسلمان کی پریشانی دُور کرنا **عرش کا سایہ** پانے والے اعمال میں سے ایک بہت ہی پیارا عمل ہے۔ جی ہاں! آیئے! قاسمِ نعمت، مالک جنّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا پیارا پیارا فرمانِ عالیشان سُنتے ہیں: چنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، تین شخص اللہ کریم کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: (1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (2) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (3) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔ (البدور السافرۃ للسیوطی، ص ۱۳۱ حدیث: ۳۶۶)

معلوم ہوا کہ مسلمان کی پریشانی دُور کرنا بہت فائدہ مند کام ہے۔ جبکہ کسی کی دِل آزاری کرنا یعنی بِلا اجازتِ شرعی دل دُکھانا اور اس کی حاجت روائی نہ کرنا بُرا عمل اور نعمتِ الٰہی سے محروم کرنے والا عمل ہے، اس غیر مسلم نے ایک مسلمان کی دِل جُوئی کی، اللہ پاک کی مشیّت کہ اس نے اپنے فضل سے اس دِل جُوئی کا اُسے یہ صِلہ دیا کہ اسے دولتِ ایمان جیسی انمول نعمت عطا کر دی اور دوسری طرف وہ مسلمان قاضی جس نے فقیر کی دِل جُوئی نہ کی اور اسے خالی ہاتھ لوٹا دیا وہ جنت کی عظیم نعمتوں اور محلات سے محروم

ہو گیا، ذرا سوچیے! جب ایک غیر مسلم کو مسلمان کی دل جوئی کرنے پر ایمان جیسی عظیمُ الشَّان اور انمول نعمت نصیب ہو سکتی ہے، جنت کا اعلیٰ محل مُقدّر بن سکتا ہے، دنیا و آخرت کی بھلائیاں حاصل ہو سکتی ہیں؟ تو جو مسلمان ہو، آقا کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا اُمّتی ہو، وہ اگر کسی کی دل جوئی کرے، مصیبت میں کسی کے کام آئے، پریشانی میں کسی کا سہارا بنے، غم اور تکلیف کے وقت کسی کا ساتھ دے، مشکل وقت میں کسی کی حاجت روائی کرے تو یقیناً اللہ کریم ایسے مسلمان کو بھی بے شمار برکتیں عطا فرمائے گا۔

یہ مسئلہ بھی پیشِ نظر رہنا چاہیے کہ غیرِ نبی کا خواب شریعت میں دلیل نہیں ہوتا اور ہر مانگنے والے فقیر کو دینا جائز بھی نہیں۔ جن کا کام ہی صرف بھیک مانگ کر کمانا ہے، جنہیں پیشہ ور (Professional) بھکاری بھی کہتے ہیں، ان کو خیرات دینا ثواب نہیں بلکہ گناہ کا کام ہے۔ سوال کرنے والے کے پاس کھانے یا پہننے کے لیے کچھ نہ ہو تو وہ سوال کر سکتا ہے، اسی طرح یہ سب کچھ ہے مگر کوئی خاص ضرورت مثلاً دوا و علاج کے لیے رقم درکار ہو تو اور بات ہے، لیکن سوچ سمجھ کے ہی خیرات دی جائے۔

بہر حال ہمیں چاہیے کہ مسلمانوں کی دِل جوئی کرنے والے اعمال بجالائیں، مسلمانوں کو ناراض کرنے والے کاموں سے بچیں۔ آیئے! دل جوئی کی تعریف سنتے ہیں: چنانچہ

دل جوئی کی تعریف

دل جُوئی یعنی دوسروں سے ہمدردی کرنا، انہیں خوشی پہنچانا اور ان کے دلوں میں خوشی داخل کرنا وغیرہ۔

مگر افسوس! فی زمانہ ہمارے معاشرے میں کسی کا دل خوش کرنے والے اعمال کم اور دل آزاری والے

کام عام ہوتے جارہے ہیں۔ کبھی کسی کے بارے میں غلط باتیں پھیلائی جاتی ہیں تو کبھی کسی کے عیبوں کو اُچھالا جاتا ہے، کبھی کسی کی چُغلیاں لگائی جاتی ہیں تو کبھی کسی کو دھوکا دیا جاتا ہے، کبھی کسی کے ساتھ خیانت کی جاتی ہے تو کبھی کسی کو جان بوجھ کر نظر انداز کیا جاتا ہے، کبھی کسی کو حقارت کی نظر سے دیکھ کر چہرہ پھیر لیا جاتا ہے تو کبھی بڑا عہدہ (Post) ملنے پر ماتحتوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جاتے ہیں، کبھی کسی کو ذات پات کا طعنہ دے کر جہالت کا اظہار کیا جاتا ہے تو کبھی کسی کی قوم کے بارے میں اُلٹی سیدھی باتیں کر کے اس کی دل آزاری مول لی جاتی ہے، کبھی دو گھروں میں لڑائی کروا کر ان کا سکون برباد کیا جاتا ہے تو کبھی دو عزیزوں میں غلط فہمیاں پیدا کروا کر ان کا تماشہ دیکھا جاتا ہے۔ یوں سمجھیں کہ کسی کی راہ سے کانٹے ہٹانے کی بجائے گویا کانٹے بچھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اَلْغَرَض! فی زمانہ دل آزاری کرنے والے کام بڑی خوشی سے کیے جاتے ہیں مگر دل جوئی والے کاموں سے گریز کیا جاتا ہے۔ حالانکہ ہمارا دِین (Religion) یہ چاہتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کی دل جوئیاں کریں، کیونکہ دل جوئی کے بڑے فائدے ہیں۔ ☆دل جوئی سے تعلقات مضبوط ہوتے ہیں۔ ☆دل جوئی سے ناراضیاں ختم ہوتی ہیں۔ ☆دل جوئی سے محبتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ ☆دل جوئی بیگانوں کو بھی اپنا بنا دیتی ہے۔ ☆دل جوئی نیکی کے کاموں میں معاونت کرتی ہے۔ ☆دل جوئی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ ☆دل جوئی جہنم سے بچاتی ہے، ☆دل جوئی سے دنیا بھی بہتر ہوتی ہے۔ ☆دل جوئی سے قبر بھی روشن ہو سکتی ہے۔ ☆دل جوئی آخرت میں بھی کامیابیاں دلا سکتی ہے، اَلْغَرَض! دل جوئی میں فائدے ہی فائدے ہیں۔ لہٰذا جائز طریقے سے مسلمان مرد کا مسلمان مردوں، اپنی محرمات اور بچوں کی امی کی، اسی طرح مسلمان عورتوں کا مسلمان عورتوں، اپنے محارم اور بچوں کے ابو کی دل جوئی کرنا بڑے اجر و ثواب کا باعث ہے۔ ایسا کرنے سے جہاں آخرت اچھی ہوگی، وہیں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مدد ملے گی۔ آیئے! دل جوئی کرنے کے فضائل پر مشتمل (3) فرامینِ مُصطفٰے سنتے ہیں: چنانچہ

دل جوئی کے فضائل

1. ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک فرائض کی ادائیگی کے بعد سب سے افضل عمل مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنا ہے۔(معجم کبیر، ۱۱/ ۵۹، حدیث: ۱۱۰۷۹)

2. ارشاد فرمایا: بے شک مغفرت کو واجب کر دینے والی چیزوں میں سے تیرا اپنے مسلمان بھائی کا دل خوش کرنا بھی ہے۔(معجم اوسط، ۶/ ۱۲۹، حدیث: ۸۲۴۵)

3. ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کا دل خوش کرتا ہے تو اللہ پاک اُس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو اللہ پاک کی عبادت اور اس کی وحدانیت بیان کرتا رہتا ہے۔ جب وہ آدمی مرنے کے بعد اپنی قبر میں پہنچتا ہے تو وہ فرشتہ اُس کے پاس آکر کہتا ہے: کیا تم مجھے جانتے ہو؟ آدمی کہتا ہے: تم کون ہو؟ وہ کہتا ہے: میں وہ خوشی ہوں جو تُو نے فُلاں بندے کے دل میں داخل کی تھی اور آج میں تیرا دل بہلا کر پریشانی دُور کروں گا، میں تجھے تیری حجت یاد دلاؤں گا، میں نکیرین(قبر میں سوالات کرنے والے فرشتوں) کے جواب میں تجھے حق پر ثابت قدم رکھوں گا، میں قیامت کے دن تیرے ساتھ ہوں گا، ربِّ کریم کی بارگاہ میں تیری شفاعت کروں گا اور جنت میں تیرا مقام دکھاؤں گا۔(موسوعة ابن ابی الدنیا، قضاء الحوائج، ۴/ ۲۱۳، حدیث: ۱۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! یوں تو ماہِ محرّمُ الحرام مکمل ہی رحمتوں اور برکتوں بھرا ہے مگر بالخصوص (Specially) اس ماہ کا دسواں دن جسے **عاشوراء** کہتے ہیں، اس کی شان و عظمت کے کیا کہنے، یہ دن پچھلی اُمتوں میں بھی بڑا مکرم و محترم رہا ہے، تاریخ اس دن کے اہم واقعات سے بھری ہوئی ہے۔

اس دن میں عبادت کرنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں، اس دن دعائیں قبول ہوتی ہیں، اس دن حاجت مندوں کی حاجتیں پوری ہوتی ہیں، اس دن تنگدستوں کی تنگدستیاں دور ہوتی ہیں اور اسی دن غمزدوں اور دکھیاروں کی مصیبتیں دور ہوتی ہیں: چنانچہ

شبِ عاشوراء کا وسیلہ کام آگیا

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"حکایتیں اور نصیحتیں"** صفحہ 457 پر ہے: بصرہ میں ایک مال دار آدمی رہتا تھا۔ ہر سال شبِ عاشوراء کو اپنے گھر میں لوگوں کو جمع کرتا جو قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے اور اللہ پاک کا ذکر کرتے۔ اسی طرح رات بھر تلاوتِ قرآن اور ذکرِ الٰہی کا سلسلہ جاری رہتا۔ پھر وہ شخص سب کو کھانا پیش کرتا۔ مساکین کی خبر گیری کرتا۔ بیواؤں اور یتیموں سے بھی اچھا سلوک کرتا۔ اس کا ایک پڑوسی تھا جس کی بیٹی اپاہج تھی۔ اس لڑکی نے اپنے باپ سے پوچھا: اے میرے والدِ محترم! ہمارا پڑوسی ہر سال اس رات لوگوں کو کیوں جمع کرتا ہے؟ اور پھر سب مل کر تلاوتِ قرآن اور ذکر کرتے ہیں۔ باپ نے بتایا: یہ عاشوراء کی رات ہے، اللہ پاک کی بارگاہ میں اس کے بہت زیادہ فضائل ہیں۔ جب سب گھر والے سو گئے تو بچی سحری تک بیدار رہ کر قرآنِ عظیم کی تلاوت اور ذکرِ الٰہی سنتی رہی۔ جب لوگوں نے قرآنِ حکیم ختم کر لیا۔ تو وہ لڑکی اس طرح دعا مانگنے لگی: یا اللہ! تجھے اس رات کی حُرمت کا واسطہ اور ان لوگوں کا واسطہ جنہوں نے ساری رات تیرا ذکر کرتے ہوئے جاگ کر گزاری ہے! مجھے عافیت عطا فرما دے، میری تکلیف دور کر دے اور میرے دل کی شکستگی (یعنی ٹوٹنا) دور فرما دے۔ ابھی اس کی دعا پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ اس کی تکلیف اور بیماری ختم ہو گئی اور وہ اپنے پاؤں پر اُٹھ کھڑی ہوئی۔ جب باپ نے اس کو پاؤں پر کھڑے ہوئے دیکھا تو پوچھا: اے میری بیٹی!

تجھ سے اس رنج و غم اور مصیبت کو کس نے دُور کیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا: اللہ کریم نے مجھ پر اپنی رحمت کا بادل برسایا اور انعامات ونوازشات میں ذرہ بھر بخل نہ کیا۔ اے میرے والدِ محترم! میں نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اس رات کا وسیلہ پیش کیا تو اس نے میری تکلیف دور فرمادی اور میرے جسم کو صحیح فرمادیا۔ (الروض الفائق فی المواعظ والرقائق، المجلس الثانی والاربعون۔۔۔الخ، ص ۲۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعہ سے ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ عاشوراء کی رات دعائیں قبول ہوتی ہیں، دوسرا یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم شبِ عاشوراء کو عبادت و ریاضت میں گزارتے تھے، وہ نیک لوگ دوسروں کو بھی جمع کر کے ربِّ کریم کا ذکر کرتے، تلاوتِ قرآن کرتے، یتیموں اور بیواؤں کی حاجت روائی کرتے، غریب و مسکین لوگوں کی دیکھ بھال کرتے تھے اور اس رات کا بے حد ادب واحترام کرتے تھے اور اپنے رزقِ حلال سے نذرونیاز کرتے تھے، لہٰذا ہمیں بھی اس رات کو عبادت میں اور دن کو روزے کی حالت میں گزارنا چاہئے۔ کیونکہ عاشوراء کے دن کی ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ اس دن روزہ رکھنے کی بڑی برکتیں ہیں، خود ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِس دن روزہ رکھنے کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے، آیئے! عاشوراء کے دن روزہ رکھنے کے فضائل پر تین (3) فرامینِ مُصطفٰے سنتے ہیں:

عاشوراء کے روزے کے فضائل

1. ارشاد فرمایا: عاشوراء کا روزہ رکھو اس دن انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام روزہ رکھتے تھے۔ (جامع صغیر، ص ۳۱۲، حدیث: ۵۰۶۷)
2. ارشاد فرمایا: یومِ عاشوراء کا روزہ رکھو اور اِس میں غیر مسلموں کی مخالَفت کرو، اس سے پہلے یا بعد

میں بھی ایک دن کا روزہ رکھو۔(مسند امام احمد، ۱/۵۱۸حدیث:۲۱۵۴)یادر کھئے!جب بھی عاشورے کا روزہ رکھیں تو ساتھ ہی نویں یا گیارہویں مُحَرَّمُ الحرام کا روزہ بھی رکھ لینا بہتر ہے اگر کسی نے صرف 10 محرم الحرام کا روزہ رکھا تب بھی جائز ہے۔

3. ارشاد فرمایا: مجھے اللہ پاک پر گمان ہے کہ عاشوراء کا روزہ ایک سال پہلے کے گناہ مٹادے گا۔(مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام۔۔۔الخ،ص ۴۵۴،حدیث: ۲۷۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ہم یومِ عاشوراء یعنی 10 محرم الحرام کے فضائل و برکات سُن رہے تھے،یومِ عاشوراء کے فضائل میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ اِس دن اللہ پاک نے 10 انبیائے کرام کو مختلف اعزازات و کرامات سے نوازا تھا۔وہ اعزازات کیا تھے، آیئے!سنتے ہیں: چنانچہ

یومِ عاشوراء کی مُبارک نسبتیں

(1) **اسی دن** حضرت سَیِّدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی مدد فرمائی گئی اور فرعون اوراس کے پیروکار ہلاک ہوئے۔(2) **اسی دن** حضرت سَیِّدنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی کشتی(Ship) **"جُودی پہاڑ"** پر ٹھہری۔(3) **اسی دن** حضرت سَیِّدنا یونس عَلَیْہِ السَّلَام کو مچھلی کے پیٹ سے نجات ملی۔(4) **اسی دن** حضرت سَیِّدنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی توبہ قبول ہوئی ۔(5) **اسی دن** حضرت سَیِّدنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کنویں سے نکالے گئے۔(6) **اسی دن** حضرتِ سَیِّدنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی ولادت ہوئی اور **اسی دن** آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو آسمان پر اُٹھایا گیا۔(7) **اسی دن** حضرت سَیِّدنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کی توبہ قبول ہوئی۔(8) **اسی دن** حضرت سَیِّدنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی ولادت ہوئی۔(9) **اسی دن** حضرت سَیِّدنا یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی بینائی درست ہوئی ۔(10) **اسی دن** حضرت سَیِّدنا اِدریس عَلَیْہِ السَّلَام کو آسمان پر اُٹھایا گیا۔ (11) **اسی دن** اللہ پاک نے حضرت سَیِّدنا ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کی

آزمائش دُور فرمائی۔(12)اسی دن حضرت سَیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کو بادشاہت عطا ہوئی۔ (عمدۃالقاری، کتاب الصوم، تحت الباب صیام یوم عاشوراء، ۸/۲۳۳ ملخصاً)

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً عقل مندی کا تقاضا یہی ہے کہ جو چیز جتنی معزز ہو، اُسے اتنی ہی اہمیت دی جائے، ابھی ہم نے یومِ عاشوراء میں ہونے والے اعزازات اور اہم واقعات کو سُنا، اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ دن بہت اہمیت کا حامل ہے، لہٰذا ہمیں بھی اسے اتنی ہی اہمیت دینی چاہیے، اسے غفلت میں نہیں گزارنا چاہیے، اسے لایعنی کاموں میں نہیں کھپانا چاہیے، بلکہ اس دن خوب خوب نیک اعمال کرنے چاہئیں، اس دن زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنی چاہئیں، یومِ عاشوراء کو کون سے نیک اعمال بجالانے چاہئیں، آیئے! سنتے ہیں: چنانچہ

یومِ عاشوراء کے اعمال

حضرت سَیِّدُنا علامہ عبد الرحمٰن ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:10 محرّم بہت عظمت والا دن ہے، لہٰذا مناسب ہے کہ جس قدر ممکن ہو اچھے کام کیے جائیں۔ بھلائیوں کے اس موسم کو غنیمت جانو اور غفلت سے بچو۔ (التبصرۃ لابن جوزی، المجلس الاول فی ذکر عاشوراء والمحرم، ۲/۸ ملتقطا) (1)یومِ عاشوراء کا روزہ رکھئے اور اس کے ساتھ نویں یا گیارہویں محرمُ الحرام کا روزہ بھی ملا لیجئے تاکہ غیر مسلموں کی مخالفت ہو سکے۔(مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن العباس۔۔۔الخ، ۱/۵۱۸، حدیث: ۲۱۵۴ ماخوذا)(2)حضرت سَیِّدُنا علی المرتضٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا فرمان ہے: عاشوراء کے دن جو ہزار(1000) مرتبہ **سورۂ اخلاص** پڑھے تو اس کی طرف اللہ پاک نظر فرمائے گا اور جس کی طرف رحمٰن نظر فرمائے اُسے کبھی عذاب نہیں دے گا۔(حاشیۃ النور فی فضائل الایام والشھور، المجلس الحادی عشر فی فضل عاشوراء، ص ۱۲۴)(3) اِس دن توبہ و اِستغفار کیجئے اور بارگاہِ الٰہی سے توبہ پر قائم رہنے کی بھیک طلب کیجئے۔(4)والدین کا اِکرام کیجئے۔(5) غُصّے

پر قابو رکھئے۔(6)نوافل کی کثرت کیجیے۔(7)سُرمہ لگائیے۔(النور فی فضائل الایام والشھور، المجلس الحادی عشر فی فضل عاشوراء،ص ۱۲۳)(8)یومِ عاشوراء کو بالخصوص اِثْمِد سُرمہ لگائیے،اس کی برکت سے آنکھیں نہیں دُکھیں گی،جیسا کہ

نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:جو شخص یومِ عاشوراء اِثْمِد سُرمہ آنکھوں میں لگائے تو اس کی آنکھیں کبھی بھی نہ دُکھیں گی۔(شعب الایمان، باب فی الصیام، صوم التاسع مع العاشر، ۳/۳۶۷، حدیث:۳۷۹۷)

اسی طرح 10محرّمُ الحرام کو(9)فضولیات سے بچیے۔(10)رشتہ داروں سے ملاقات کیجئے۔ (11)خوشبو(fragrance)لگائیے۔(12)روزہ داروں کو افطار کروائیے۔(13)قرآنِ پاک کی تلاوت کیجئے۔ (14)ستّر بار سُبْحٰنَ اللہ کاوِرد کیجئے۔(15)یتیم کے سَر پر شفقت سے ہاتھ پھیریئے۔(16)ناراض مسلمانوں میں صلح کروائیے۔(17)(ہو سکے تو)خوفِ خدا سے آنسو بہائیے۔(مرقع کلیمی،ص190ملتقطا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

یومِ عاشوراء اور ہم

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ یومِ عاشوراء نہ صرف خود بلکہ اپنے گھر والوں کو بھی ان اعمال کو بجالانے اور ربِّ کریم کی رضا حاصل کرنے والے نیک اعمال کی ترغیب دلائیں،یاد رکھئے!جس طرح یومِ عاشوراء کو نیک کام کرنے کا ثواب زیادہ ہے،اسی طرح گناہ کرنے کا عذاب بھی زیادہ ہے،مگر افسوس!فی زمانہ علمِ دین سے دُوری اور جہالت کی وجہ سے اس دن کو بھی ہم عام دنوں کی طرح غفلت اور فضولیات کے ساتھ ساتھ گناہوں میں گزارتے ہیں،نہ نیک اعمال کی کوئی فکر ہوتی ہے نہ اس دن کی تعظیم کی۔اسی طرح 10محرم الحرام کو بعض گھروں میں طرح طرح کی

خرافات اور فضول رسم و رواج میں قیمتی وقت ضائع کیا جاتا ہے، آیئے! محرم الحرام اور بالخصوص یومِ عاشوراء میں کی جانے والی خرافات (بُرائیوں) اور فضول رسموں کے متعلق سنتے ہیں: چنانچہ

گھر میں کھانا نہ بنانا

10 محرم الحرام کو بعض عورتیں گھر میں روٹی نہیں بناتیں اور نہ ہی گھر کی صفائی ستھرائی کرتی ہیں اور نہ ہی جھاڑو دیتی ہیں اور بعض تو ایسی ہیں کہ پورے دس دن گھر میں آگ نہیں جلاتیں اور آگ جلانے کو ناجائز و حرام سمجھتی ہیں، 10 دن گزر جانے کے بعد کھانا بناتی ہیں۔

یاد رکھئے! ہمارے دینِ اسلام میں ان باطل رسومات کی کوئی حیثیت نہیں، کیونکہ اسلام ایسا دین ہے جو گزشتہ اور موجودہ تمام باطل، بے ہودہ اور واہیات رسموں کو ختم کرتا ہے۔ نیکیاں کرنے اور شریعتِ مُطَہَّرہ پر عمل کی ترغیب دلاتا ہے، مگر افسوس! فی زمانہ یہ خلافِ شرع رسمیں ہمارے معاشرے اور گھروں میں بڑے زور و شور سے پھیلتی جارہی ہیں، ہم میں سے کئی ان رسموں میں ملوّث ہیں اور اپنی ماں، بہن، بیوی، بیٹی اور بہو کو ان خرافات (بُرائیوں) میں ملوّث دیکھ کر بھی ٹَس سے مَس نہیں ہوتے اور نہ ہی ان رسموں کو ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جب کوئی دین کا درد رکھنے والا اسلامی بھائی ہمیں نیکی کی دعوت دے اور سمجھائے کہ یہ رسمیں تو جائز نہیں تو ان پر غصے اور ناراضی کا اظہار کیا جاتا ہے اور ان کو یہ کہہ کر خاموش کروا دیا جاتا ہے کہ تم نے تو ابھی پڑھنا لکھنا سیکھا ہے۔ تمہیں کیا پتہ یہ رسمیں تو ہمارے باپ دادا سے چلی آرہی ہیں۔

یاد رکھئے! ہر وہ کام جو ناجائز ہو وہ اس لیے جائز نہیں ہو جاتا کہ کسی کے باپ دادا نے کیا تھا، ہمارے مسلمان ہونے کا تقاضا یہی ہے کہ ہم اپنے خاندان میں، اپنے علاقے میں، اپنے محلے میں اور اپنے گھر میں

پائی جانے والی ہر رسم کو شریعت کے مطابق کریں، اگر وہ جائز ہو تو اسے کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور اگر وہ ناجائز ہو تو اسے فوراً سے بیشتر ترک کر دینا چاہیے۔

ناجائز رسمیں اپنانے والوں کو نصیحت

تفسیرِ صراط الجنان میں ہے: ایسے لوگوں کو اپنے طرزِ عمل پر غور کرنا چاہئے جو شریعت کے خلاف رسمیں بجالانے اور دیگر اَفعال کرنے پر کوئی شرعی دلیل پیش کرنے کی بجائے یہ کہنے لگتے ہیں کہ ہمارے بڑے بوڑھے عرصۂ دراز سے یہ رسم و کام کرتے چلے آرہے ہیں اور ہمارے خاندان میں شاید ہی کوئی گھر ایسا ہو جو ان رسموں اور کاموں کو نہ کرتا ہو، پھر ہم کسی کے کہنے پر ان چیزوں کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں! اگر یہ لوگ اللہ پاک اور اس کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دیئے ہوئے احکام کو سامنے رکھ کر اپنے طرزِ عمل پر صحیح طریقے سے غور کریں تو انہیں بھی معلوم ہو جائے گا کہ ان کی رسمیں اور اَفعال شریعت کے سراسر خلاف ہیں اور یہ ان کے کندھوں پر اپنے اور دوسروں کے گناہوں کا بہت بھاری بوجھ ہیں۔ اللہ کریم ایسے لوگوں کو عقلِ سلیم عطا فرمائے اور شریعت کے احکام کے مطابق عمل کرنے اور ان کے خلاف کام کرنے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔ (صراط الجنان، ۷/۱۰۴ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

یومِ عاشُوراء اور واقعۂ کربلا

پیارے اسلامی بھائیو! ہم ماہِ مُحَرَّمُ الْحَرَام کے فضائل و برکات اور بالخصوص یومِ عاشورا ء میں کئے جانے والے اعمال اور اس دن میں پیش آنے والے واقعات کے بارے میں سُن رہے تھے، 10 مُحَرَّمُ الْحَرَام ہمیں ہر سال شُہدائے کربلا اور بالخصوص نواسۂ رسول، سَیِّدُ الشُّہداء، اِمامِ عالی

مقام حضرت سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی یاد بھی دِلاتا ہے، کیونکہ دس مُحَرَّمُ الْحَرَام اکسٹھ (61) ہجری کو تاریخِ اسلام میں حق و باطل کے درمیان ایک عظیم معرکہ پیش آیا، جسے **واقعہ کربلا** کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، اس واقعہ میں شُہَدائے کربلا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کے اِستقامت بھرے انداز نے تمام اہلِ حق کو باطل کے سامنے ڈَٹ جانے اور ضرورت پڑنے پر دینِ اسلام کی خاطر جان کا نذرانہ پیش کرنے کا عظیمُ الشّان سبق دیا۔ اسی مناسبت سے حضرتِ سَیِّدنا اِمام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ایک کرامت اوراس سے حاصل ہونے والے چند نکات سنتے ہیں: چنانچہ

گستاخ و بدزبان آگ میں

یومِ عاشورا (بروز جمعۃ المبارک 10 مُحَرَّمُ الحرام) کو جب اِمامِ عالی مقام، امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ میدانِ کربلا میں خطبہ ارشاد فرمارہے تھے، اس وقت خیموں کی حفاظت کے لئے خندق میں آگ روشن دیکھ کر ایک بدزبان (جس کا نام مالک بن عُروہ تھا) اس طرح بکواس کرنے لگا: اے حُسین! تم نے وہاں کی آگ سے پہلے یہیں آگ لگالی۔ حضرتِ امامِ عالی مقام، امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: **كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ** یعنی اے دُشمنِ خُدا! تُو جھوٹا ہے کیا تجھے گمان ہے کہ میں دوزخ میں جاؤں گا؟

اُس گستاخ و بدبخت کے الفاظ سُن کر حضرت سیّدنا مسلم بن عَوْسَجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے حضرت امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے اُس بدزبان کے منہ پر تیر مارنے کی اجازت چاہی۔ لیکن صبر و تحمل کے پیکر حضرتِ سیّدنا امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: ہماری طرف سے جنگ کی ابتدا نہیں ہونی چاہئے۔ یہ فرماکر دعا کے لئے ہاتھ بلند کئے اور ربِّ کریم کی بارگاہ میں عرض کی: یاربّ! عذاب نار سے قبل اس گستاخ کو دنیا ہی میں آگ کے عذاب میں مبتلا فرما۔ فوراً دعا قبول ہوئی اوراس کے گھوڑے کا پاؤں ایک سوراخ میں

گیا اور وہ گھوڑے سے گِرا اور اس کا پاؤں رِکاب میں اُلجھ گیا اور گھوڑے نے اسے آگ میں ڈال دیا اور وہ بدنصیب آگ میں جل گیا۔

حضرتِ سیّدنا امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے سجدۂ شکر کیا اور ربِّ کریم کی حمد وثناء کی اور عرض کی: اے اللہ! تیرا شکر ہے کہ تُو نے اٰلِ رسول کے گستاخ کو سزا دی۔ (سوانح کربلا، ص۱۳۸ ماخوذاً۔ کرامات امامِ حسین، ص۷ ملخصًا)

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعہ سے ایک تو حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شان وشوکت اور بارگاہِ الٰہی میں مقام ومرتبہ ظاہر ہورہا ہے کہ ابھی آپ کی زبان سے الفاظ نکلے ہی تھے کہ فوراً اللہ پاک کی بارگاہ میں قبول ہوئے اور وہ گستاخ وبدبخت دنیا و آخرت میں ذلیل و رُسوا ہوا اور آگ کے عذاب میں مبتلا ہو کر موت کے گھاٹ اُتر گیا۔ دوسرا یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کوئی ہماری دل آزاری کرے یا بدتمیزی کرے، بے شرمی اور بے حیائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بدسلوکی کرے، گالی دے، یا بے حیائی کی بات کہے تو کوئی انتقامی کاروائی کرنے کی بجائے اپنا معاملہ اللہ پاک کے سپرد کر دینا چاہیے اور اس کی باتوں پر صبر کرنا چاہئے اور صبر کا ذہن بنانے کے لئے ان مقدس ہستیوں پر میدانِ کربلا میں پیش آنے والی مصیبتوں پر غور کرنا چاہئے کہ

صبر کی عادت بنائیے

میدانِ کربلا میں حضرتِ سیّدنا امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پر جان، مال، اولاد، بھوک، پیاس، خوف اور طعنے بازی جیسی سب آزمائشیں آئیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے نانا جان، دوعالم کے سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کلمہ پڑھنے والے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے جانی دشمن بن گئے اور آپ کو طرح طرح کی تکلیفیں دینے لگے، آپ کے بھائیوں، بیٹوں، بھانجوں اور بھتیجوں کو شہید کیا گیا، آپ کے رفقاء کو تکلیفیں دِی

گئیں، آپ کے خاندان والوں کو ستایا گیا، مگر پھر بھی آپ ان تمام آزمائشوں میں سرخ رُو ہوئے ،صبر واستقامت کا پہاڑ بنے رہے، رِضائے اِلٰہی پر راضی رہتے ہوئے زبان سے حمدِ الٰہی بجالاتے رہے اوران بد بختوں کو برابر نیکی کی دعوت اور اسلام کی تعلیمات دیتے رہے ،ایک لفظ بھی بے صبری کا ادا نہ کیا حتّٰی کہ سجدے کی حالت میں اپنی جان کا نذرانہ بارگاہِ خداوندی میں پیش کر دیا۔

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ان اللہ والوں کی سیرتِ طیبہ پر عمل کرتے ہوئے خوب نیکی کی دعوت عام کریں، مسلمانوں کو گناہوں سے بچانے کے لئے کوشاں رہیں، راہِ خدا میں آنے والی مصیبتوں پر صبر کریں اوراس مُبارک دن میں تلاوتِ قرآن، ذِکر ودُرود، صدقہ وخیرات ،نوافل کی کثرت اور نذرونیاز کی صورت میں ان عظیم ہستیوں کو خراجِ عقیدت پیش کریں اور ان کی بارگاہ میں خوب خوب ایصالِ ثواب کریں۔

یادرکھئے! فی زمانہ اس بابرکت دن پر جو لوگ ٹھنڈے مشروبات اور کھچڑے پر امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی فاتحہ دلاتے ہیں، نیاز کرتے ہیں، کھانا کھلاتے ہیں، گھروں میں تقسیم کرتے ہیں، یہ جائز ومستحب اور نیکیوں بھرا کام ہے: چنانچہ

نیاز کس چیز پر دلوائیں؟

حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ماہِ محرم میں دس دنوں تک خصوصاً دسویں کو حضرت سیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ و دیگر شہدائے کربلا کو ایصالِ ثواب کرتے ہیں، کوئی شربت پر فاتحہ دلاتا ہے، کوئی شیر برنج (چاولوں کی کھیر) پر، کوئی مٹھائی پر، کوئی روٹی گوشت پر، جس پر چاہو فاتحہ دلاؤ جائز ہے، ان کو جس طرح ایصالِ ثواب کرو مَندوب (اچھا عمل) ہے۔ بہت سے پانی اور شربت کی سبیل لگادیتے ہیں، جاڑوں (سردیوں) میں چائے پلاتے ہیں، کوئی کھچڑا پکواتا ہے جو کارِ خیر کرو اور ثواب پہنچاؤ ہو سکتا ہے، ان سب کو ناجائز نہیں کہا جاسکتا۔ بعض لوگوں میں مشہور ہے کہ محرم میں سوائے

شہدائے کربلا کے دوسروں کی فاتحہ نہ دلائی جائے، ان کا یہ خیال غلط ہے، جس طرح دوسرے دنوں میں سب کی فاتحہ ہوسکتی ہے، ان دنوں میں بھی ہوسکتی ہے۔(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶،۳/ ۶۴۳)

ایصالِ ثواب کرنے کا ایک طریقہ یعنی مومنین کیلئے دُعائے مغفرت کرنے کا ثبوت قرآنِ کریم میں واضح طور پر موجود ہے، چنانچہ پارہ 28 سورۂ حشر کی آیت نمبر 10 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ (پ۲۸، الحشر:۱۰)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اُن کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے ربّ ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہاں سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ صرف اپنے لئے دُعا نہ کرے، بزرگوں کے لئے بھی کرے، دوسرا یہ کہ بُزرگانِ دِین خصوصاً صحابہ کرام واہلِ بیت کے عُرس، ختم، نیاز فاتحہ وغیرہ یہ اعلیٰ چیزیں ہیں کہ اِن میں اُن بزرگوں کے لئے دعا ہے۔(تفسیر نورالعرفان، ۲۸/ ۸۷۳)

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں ایصالِ ثواب

حضرتِ سعد بن عُبادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی والدہ صاحبہ کا انتقال ہوا تو انہوں نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں حاضر ہو کر عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میری والدہ محترمہ کا میری غیر موجودگی میں انتقال ہو گیا ہے، اگر میں ان کی طرف سے کچھ صَدَقہ کروں تو کیا انہیں کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ ارشاد

فرمایا: ہاں، عرض کی: تو میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میرا باغ ان کی طرف سے صَدَقہ ہے۔(بُخاری، ۲/۲۴۱، حدیث: ۲۷۶۲)

حضرتِ علامہ جلالُ الدّین سُیُوطی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سات(7) روز تک مُردوں کی طرف سے کھانا کھلایا کرتے تھے۔(الحاوی للفتاوی، ۲/۲۲۳)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو سلامت رکھے کہ جنہوں نے ہم جیسے لوگوں کی رہنمائی کیلئے مختلف موضوعات پر کتب و رسائل تحریر فرمادیئے تاکہ ہم ان کے مطالعے کے ذریعے اپنے دِینی و دُنیوی معمولات کو اچھے طریقے سے ادا کرسکیں۔ فاتحہ و ایصالِ ثواب کے ثبوت و طریقہ کار پر مشتمل امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا بہت ہی پیارا رسالہ **"فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ"** ہدیۃً حاصل کرکے اس کا مطالعہ کیجئے۔ جس میں بہت سی معلومات کے ساتھ ساتھ ایصالِ ثواب کا طریقہ بھی موجود ہے۔ اس رسالے کو خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلایئے۔ بالخصوص **ایصالِ ثواب کے اجتماعات** (مثلاً تیجہ، دَسواں، چالیسواں، برسی وغیرہ) میں مرحومین کے **ایصالِ ثواب** کے لیے اس رِسالے کو تقسیم کیجئے۔

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد